سوال

حدیث (الارقما بثوب) کا معنی

جواب

الحمد للہ

علماء رحمہم اللہ تعالی نے اس کی دو تفسیریں کی ہیں :

پہلی :

یہ وہ تصویر ہے جو بچھانے وغیرہ میں استعمال ہو اور اسے روندھا اور اس کی توھین کی جائے جیسا کہ تکیہ اور بچھونے وغیرہ ہیں ، تو یہ اس میں کوئی حرج نہیں یہ معفی عنہ ہے اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے درگزر فرمایا ، تو اس حدیث کا مقصود یہ ہوا کہ اس کے استعمال سے درگزر کیا گیا ہے لیکن تصویر جائز نہیں ۔

دوسری :

اس سے مراد تصویریں نہیں بلکہ وہ نقش ونگار ہیں جو کپڑوں میں ہوتے ہیں ، اس لیے کہ نقوش کوئی نقصان نہیں دیتے اور نہ ہی وہ تصویروں کے حکم میں آتے ہیں ، ، بلکہ حرام تو وہ تصویر ہے جس کی روح ہو چاہے وہ تصویر آدمی یا کسی اور ذی روح کی ہو اس کی دلیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مندرجہ ذیل فرمان ہے :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے ہاں داخل ہوئے اور تصویروں والا کپڑا دیکھ کر غصہ ہوئے اور اسے پھاڑ کر فرمانے لگے :

بلاشک ان تصویروں والوں کو قیامت کے دن عذاب کا شکار ہوں گے اور انہیں یہ کہا جائے کہ جو کچھ تم نے بنایا تھا اسے زندہ کرو ۔

عائشہ رضی اللہ تعالی عنھا بیان کرتی ہیں کہ میں نے اس کے دو تکیے بنالیے جن سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نفع حاصل کرتے تھے (ٹیک لگاتے تھے) ۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح سند کے ساتھ ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جبریل علیہ السلام سے ملنے کا وعدہ تھا تو وہ نہ آئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکل کر ان کا انتظار کرنے لگے ، تو جبریل علیہ السلام فرمانے لگے گھر میں تصویروں والا پردہ اور مجسمہ اور کتا ہے ۔

تو جبریل علیہ السلام نے مجسمے کا سر کاٹنے کا حکم دیا حتی کہ وہ درخت کی شکل بن جائے اور پردے کے دو تکیے بنانے کا حکم دیا جنہیں نیچے رکھ کر روندھا جائے ، اور کتے کو نکال دیا جائے ، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کام کیے اور جبریل علیہ السلام گھر میں داخل ہوئے ۔

ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ کتا ایک چھوٹا سا پلا تھا جو گھر میں ایک میز کے نیچے تھا حسن اور حسین رضی اللہ عنہما گھر میں لے آئے تھے ۔ ۔